مسلمانان برما کا حال اور سعودی عرب کا کردار

تحریر: رشید سلفی (جامعۃ التوحید بھیونڈی)

جب سے برما میں مسلمانوں پر بربریت و جارحیت کا سلسلہ شروع ہوا ہے سوشل میڈیا میں تصویروں ویڈیوز اور اشتعال انگیز بیانات کا طوفان سا آ گیا ہے ہر کوئی اپنے مزاج اور اندازے کے مطابق کم یا زیادہ سے زیادہ حرارت اور اشتعال میں ڈوبے ہوئے الفاظ و جملوں کے ڈھیر لگا رہا ہے۔ ادھر لاشوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں اور ادھر الفاظ و جملوں کی جنگ جاری ہے۔ یقیناً برما کے مسلمانوں پر تاریخ کا انتہائی بدترین اور وحشیانہ ظلم ہو رہا ہے۔ یہ درد ہر حساس دل رکھنے والے مسلمان کو تڑپا رہا ہے۔ آنکھیں اشکبار اور جگر خون خون ہو رہا ہے لیکن اس المیے کا علاج یہ تو نہیں کہ ہم الفاظ و جملوں میں اپنی بھڑاس نکالیں اور ایک دوسرے سے آگے نکل جائیں۔ رو میں جھوٹی، بے بنیاد اور غیر متعلق تصویریں اور ویڈیوز بھی فیس بک اور واٹس ایپ پر چلا دیں۔

باتوں سے بھی بدلی ہے کبھی قوم کی تقدیر
بجلیوں کے چمکنے سے اندھیرے نہیں جاتے

یہ لفظی ہمدردی مظلوم مسلمانوں کے کسی کام آنے والی نہیں اور یہ بات سچ ہے کہ آج قوانین وضوابط اور سرحدوں کی بندشوں میں ہم گھرے ہیں۔ ہم چاہ کر بھی ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا پہلے جیسی نہیں رہی کہ کوئی محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد مسیحا بن کر آئے گا اور سب ٹھیک کر کے چلا جائے گا۔ اس مسئلے کو موجودہ بین الاقوامی طریقے سے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ مسئلہ اتنا آسان ہوتا تو اب تک دوسرے مسلم ممالک کی طرف سے جوابی کاروائی شروع ہو چکی ہوتی۔ برما سرکار بلا خوف وخطر اتنی جرأت اور بہیمانہ طریقے سے جو مسلمانوں کو مار رہی ہے اس کی پشت پر بھی کچھ طاقتیں ہیں۔

برما پر کسی بھی ردعمل کے نتیجے میں برما کے ساتھ وہ طاقتیں صف آرا ہو جائیں گی۔ پھر یہ معاملہ ایک بڑی جنگ کی صورت اختیار کر سکتا ہے اور اس کی لپیٹ میں پتہ نہیں کتنی جانیں آئیں گی۔ برما میں بھی یہ کاروائی ردعمل بتائی جا رہی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم حرکۃ الیقین کے لڑاکوں کو مار رہے ہیں جنہوں نے ہمارے لوگوں پر حملہ کر کے ان کو مارا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ بے گناہوں کو مار رہے ہیں اور انتہائی بے رحمی اور سفاکیت کے ساتھ برمی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ننھے اور معصوم بچوں کو بھی نہیں بخشا جا رہا ہے۔ یہ سب زمینی حقائق ہیں جس سے بہت سے لوگ نابلد ہیں اور جذباتی پوسٹس کے ذریعہ ہیجان برپا کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر قتل و غارت کی تصویروں اور ویڈیوز کے ساتھ ترکی میں مدح سرائی اور سعودی عرب و دیگر مسلم ممالک کو کوسا جا رہا ہے۔

بیشک ترکی نے خیر خواہی کی ہے اور ہمدردی کے چند جملے بولے ہیں۔ اس سے انکار نہیں لیکن یہ کہنا کہ سعودی عرب روہنگیا مسلمانوں کیلئے کوئی قربانی نہیں دے رہا یا وہ خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ یہ بہت بڑا جھوٹ ہے اور بے خبری پر مبنی بات ہے۔ حالیہ جارحیت شروع ہونے کے بعد سعودی عرب اقوام متحدہ سے قرارداد پاس کرانے کیلئے کوشاں ہے اور یہی موجودہ بحران پا پائیدار اور ٹھوس حل بھی ہے۔ اب آیئے تعاون کی جو دوسری شکلیں ہیں تو حقائق بتلاتے ہیں کہ برما کے معاملے میں سعودیہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور سب سے آگے نکل گیا ہے۔ معلومات کیلئے ضیاء الرحمٰن ناصر کی ایک تحریر نقل کرتا ہوں۔ غیر جانبدار حلقوں کے مطابق سعودی عرب میں اس وقت مکہ، مدینہ، جدہ کے علاوہ مختلف شہروں میں روہنگیا مسلمانوں کی تعداد چار لاکھ سے زائد ہے، لیکن خود روہنگیا اور دیگر اقوام کی برمی مسلمانوں کے نزدیک ان کی سعودیہ میں تعداد 10 لاکھ سے زائد ہے، مکہ مکرمہ میں رہنے والے ایک روہنگیا عالم دوست کے مطابق ان دس لاکھ میں سے سات لاکھ سے زیادہ ان روہنگیا مسلمانوں کو شاہ سلمان خاموشی سے سعودی نیشنلٹی دے چکے ہیں جنہوں نے کسی نہ کسی طرح پروف دے دیا ہے کہ وہ روہنگیا ہیں اور برمی بدھسٹ دہشت گردوں کی دہشت گردی کا شکار ہو کر بے وطن ہیں۔

جو لوگ ابھی تک اپنے آپ کو روہنگیا ثابت نہیں کر سکے لیکن برمی ثابت ہو چکے ہیں ان کو اقامہ میں وہ چھوٹ دی گئی ہے جو دنیا کی کسی قوم کو نہیں دی گئی حتیٰ کہ یمنی پناہ گزینوں کو بھی وہ سہولت نہیں دی گئی کسی بھی برمی مسلمان کو ہر سال سعودیہ میں اقامہ کی تجدید نہیں کروانی پڑتی بلکہ ان کیلئے چار سال بعد اقامہ کی تجدید کا قانون بنایا گیا ہے اور وہ بھی بغیر کسی بھی قسم کی فیس کے۔ حالانکہ پاکستانیوں سمیت بہت سی دیگر اقوام کیلئے ہر سال تجدید اقامہ بھاری بھر کم فیس ضروری ہے۔ ہمارے جذباتی نوجوان جو کافی دنوں سے اسی روہنگین بحران کو لے کر سعودی حکومت 40 ملکی فوجی اتحاد اور پاک افواج کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنا رہے ہیں، انہیں نہ تو زمینی حقائق کا علم ہے اور نہ ہی ممالک کے باہمی معاملات کا۔ یہ اکیسویں صدی ہے، اسے آپ آج سے تین چار سو سال پہلے کے حالات کے مطابق نہیں دیکھ سکتے۔ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی سعودیہ طعن و تشنیع کا مستحق ہے۔ بے حس و بے مروت اور بزدل ہے۔ درحقیقت سعودی مخالف ایک سوچ ہے جو ہر معاملے میں سعودی عرب ہی کو مورد الزام ٹھہراتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پوری دنیا میں صرف سعودی عرب ہی مسلم ملک ہے۔ ایران اتنا بڑا سپر پاور بنتا ہے۔ وہ کیا کر رہا ہے؟ وہ اپنی طاقت صرف سنیوں کو برباد کرنے کیلئے استعمال کرتا رہے گا یا پھر ظلم کے خلاف بھی کبھی آگے آئے گا؟

سوشل میڈیا کے کھلاڑیوں کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے۔ اگر کوئی سنجیدہ کوشش نہیں ہو سکتی تو کم سے کم پورے درد و الم کے ساتھ ان کیلئے دعا کریں۔ اللہ ہی ظالموں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچانے والا ہے۔ اے اللہ! تو مظلوموں کی مدد فرما اور ظالموں کو ان کے انجام تک پہنچا دے۔ آمین